



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی کسی مشکل میں ایک جلنے والے سے مدد حاصل کرتی ہے اور وہ شخص اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس لڑکی کو ڈرا دھمکا کر اس سے نکاح کر لیتا ہے۔ لڑکی نہ تو اس کی فیملی سے ہے نہ ہی علاقہ سے۔ دولت، حسن اور تعلیم میں بھی لڑکی لڑکے سے افضل ہے۔ نکاح کے دوران لڑکی خاندان میں سے کوئی بھی موجود نہیں۔ لڑکا پہلے سے شادی شدہ بھی ہے۔ لڑکی نکاح سے انکار کرتی ہے تو لڑکا اسے خاندان میں بے عزت کرنے اور جان سے مارنے کی دھمکی وغیرہ دیتا ہے۔ اس موقع پر لڑکی کو اپنے گھر اور علاقہ کا تاپتہ معلوم نہیں اور وہ مکمل لڑکے کے کنٹرول میں ہے۔ وہ لڑکا اسے ایک ہی صورت میں گھر چھوڑ کے آنے پر راضی ہے جب وہ نکاح کے لیے ہاں کرتی ہے۔ لڑکی کا بیان ہے کہ اس کے ساتھ زبردستی نکاح کیا گیا اور وہ دل اور دماغ سے کبھی اس نکاح کو نہیں مانتی۔ آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ کہ مندرجہ بالا صورت میں زبردستی کیا گیا نکاح جائز ہے یا ناجائز۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو عورت بھی اپنے ولی کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔" (السنن الکبریٰ للبیہقی 7/105 - وسندہ حسن والحدیث صحیح سنن ابی داؤد: 2083، سنن الترمذی 1102 (وقال "هذا حديث حسن" صحيح ابن حبان 4042 وصححه الحاكم علی شرط الشيخین 2/168)

(اس روایت کے بہت سے شواہد بھی ہیں۔ بلکہ علامہ سیوطی نے اسے متواتر قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: قطف الاذکار: 87)

: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

"النکاح الا باذن ولی مرشد، أو سلطان"

(خیر خواہ ولی یا سلطان کے بغیر نکاح نہیں ہوتا) (الاوسط لابن المنذر 8/264 ح 7183 وسندہ حسن)

(امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، وغیرہم کا یہی قول ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ (دیکھئے: سنن الترمذی: 1102)

(لہذا ثابت ہوا کہ صورت مسئلہ میں اس لڑکی کا نکاح نہیں ہوا۔ (24/مارچ 2013ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 3 - نکاح و طلاق کے مسائل - صفحہ 159

محدث فتویٰ